كلمة الحرمين

چوبیسویں آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس

الحمد للہ، ہمیں تائید الٰہیہ سے توفیق ملی اور قائدین مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے جماعتی جھنڈے تلے حسب سابق آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس منعقد کر کے اپنا اسلامی اور قومی فریضہ ادا کر کے سرخرو ہوئے۔اس کانفرنس کا طرۂ امتیاز یہ ہوا کہ کرسی صدارت کو امام کعبہ جناب ڈاکٹر الشیخ صالح بن محمد آل طالب نے رونق بخشی جو ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ جملہ اہل پاکستان کیلئے باعثِ افتخار ہے۔امام کعبہ نے جمعرات کو کانفرنس پنڈال میں نماز عشاء کی امامت کے علاوہ اگلے روز خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ان کے افکار عالیہ اور خطبات بالغہ امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والتسلیم کی نشأۃِ ثانیہ اور اسلام کی شوکت رفتہ کی بازیابی کا دلدوز پیغام بن کر فرزندانِ توحید کے دلوں میں جوش پیدا کر گیا۔صاحب موصوف کے پیغام کی اثر آفرینی کا سبب اس کا منبع و مصدر قرآن و حدیث کا ہونا تھا۔قرآن عربی اور قاری عربی پر لہجہ حجازی ہو تو سامعین پر وجد کیوں نہ طاری ہوتا۔پاک سرزمین پر اخوت توحیدی کا نغمہ جس دل گداز انداز میں انہوں نے گایا، وہ روح کو تازہ کر گئی۔ان کا خطاب، اخلاص وخلوص کی مٹی میں گوندھا گیا تھا، جو عرب وعجم کی حدود کو توڑ کر گنبدِ افلاک میں اسی طرح ارتعاش بپا کر گیا جس طرح آج سے 1436 سال پہلے فاران کی چوٹیوں پر انقلاب محمدی کی اولیں صدا بن کر ہیجان خیز ہوا تھا۔ان کی دعوت کی بنیاد کلمہ توحید پر تھی اور ان کے خیال میں ہماری دنیوی اور اخروی کامیابیوں کی کلید یہی کلمۃ اللہ ہے۔وہ اس امر کے داعی تھے کہ اگر مسلمانانِ عالم کو خیر القرون محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والتسلیم اور خلفائے راشدین کے دورِ مسعود کی عظمتِ رفتہ کو ایک بار پھر پانا ہے تو انہیں فقہی تقسیم کو مٹا کر نئے سرے سے امتِ واحدہ کو قائم کرنا ہوگا۔

ان کے افکار کا نچوڑ یہی تھا کہ اتحاد بین المسلمین کی ضمانت وحدتِ امت میں ہے۔وہ یہ بھی فرما گئے، حرم کعبہ واقعی مسلمانانِ عالم کی سلامتی اور امن کی ضمانت دیتا۔یہ مدار اسلام ہے۔اس سے انحراف واختلاف مسلمانانِ عالم کی شیرازہ بندی کے خلاف ہے۔ہماری موجودہ زبوں حالی کے ذمہ دار اغیار نہیں بلکہ مسلمانوں کا باہمی انتشار ہے۔اس کے گرد ہمارا طواف اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم ایک ہیں مگر طواف کے بعد پھر اختلاف نری بے عقلی ہے۔ عراق، لیبیا کی بربادی کر چکنے کے بعد، اب شام اور افغانستان کی تباہی کا عمل جاری ہے جس کے ذمہ دار اپنے پرائے

برابر کے ذمہ دار ہیں اور یہ سب کچھ اس سبب سے ہے کہ ہم نے اپنی وفاؤں کے کعبے، حرمین شریفین مکہ و مدینہ کے مقابلے میں نئے بنا لیے ہیں اور عقائد و اعمال، کلمہ اسلام کو چھوڑ کر، من مانی پر استوار کر لیے ہیں۔

وہ یہ بھی کہہ گئے کہ پاکستان، اس کی فوج اور کی شوکت و سطوت، حجاز مقدس کا بھی سرمایہ ہے اور اسی طرح ان کے وسائل، پاکستان پر نچھاور ہیں۔ وہ یہ نصیحت فرما گئے کہ مسلمانوں کی کامیابی قرآن و حدیث سے جڑی ہے اس لیے چاہیے کہ اس سے ٹوٹے رشتے پھر سے جوڑیں۔ اگر یہ کر لیں تو پھر یہ کچھ بڑی بات نہیں کہ اسلام کی نورانی شعاعیں، تہذیب غرب کی ظلمتیں مٹا کر رکھ دیں۔ ان شاء اللہ

روپیہ بمقابلہ ڈالر اور حالاتِ حاضرہ

ہمارے روپے کی قدر تیزی سے بمقابلہ امریکی ڈالر گر رہی ہے۔ ہم اس کی وجہ قومی سطح پر فضول خرچی، پر ڈالتے ہیں۔ سرکاری افسروں، ان کی گاڑیوں، ان کی رہائش گاہوں، وزراء کے ملکی اور غیر ملکی دوروں کی ٹی۔اے۔ڈی۔اے اور دیگر فضول خرچیوں پر بے دریغ دولت لٹائی جاتی ہے۔ اب تو یونین کونسل کا سیکریٹری بھی لیڈر کی کرسی پر بیٹھتا ہے اور کارکردگی یہ کہ دفاتر میں کام نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو رشوت سے ہوتا ہے۔ درآمدات، زیادہ اور برآمدات کم ہیں۔ پھر درآمدات بھی سامان تعیش اور سرخی پاؤڈر۔ مشینری درآمد کرنا، ضروری ہے مگر اٹلی سے ٹائلیں درآمد کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔ ہزاروں افراد منی لانڈرنگ کے دھندے میں مصروف ہیں۔ کسی پر کوئی قدغن نہیں۔ قسمت کی ماری ایک ماڈل گرل ماخوذ ہوئی مگر وہ بھی پھُر کر کے دبئی کی طرف اڑ گئی۔ الزام ہے کہ احد چیمہ کی ماہانہ تنخواہ 17 لاکھ روپے ہے۔ بشرط صحتِ الزام اس لُسٹی کا ذمہ دار کون ہے۔ ڈالر کی اس اڑان کی ابتدا ڈاکٹر قادری کے نعرہ ریاست بچاؤ سے ہوئی اور اس کی موجودہ فلک پیمائی عمران خان، علامہ خادم حسین رضوی اور پیرانِ سیال کے دھرنوں سے ہوئی۔ جو کچھ اخبارات میں آ رہا ہے، اسے دیکھ کر اس سوتیلی ماں کی یاد آ رہی ہے۔ جو بچے کے دو ٹکڑے کر دینے پر راضی ہو گئی تھی۔ کیا اب وطن عزیز کی سالمیت (بچے کی) پر قربان ہونے کیلئے کوئی بھی سگی ماں باقی نہیں رہی۔ کم از کم میاں نواز شریف تو حقیقی ماں کا کردار ضرور ادا کریں۔ اگر پاکستان کا اقتدار زرداری، قادری اور عمران کو ہی مل جائے تو میاں صاحب سیاست سے دست برداری لکھ دیں۔ مبادا کوئی سوتیلی ماں اس کو دو ٹکڑے کر ڈالے۔ بے لاگ مبصر پاکستان کے موجودہ حالات کا موازنہ مرحوم مشرقی پاکستان کے